اصلاح

مؤلفہ

جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

باہتمام

منشی محمد نثار حسین صاحب نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

سنہ ۱۸۸۷ء

قومی پریس لکھنؤ میں چھپی

ازاحۃ الاغلاط

یہ ایک عمدہ رسالہ غلط الفاظ کے بیان مین چھپکر طیار ہے - جسمین سند کے سیکڑون شعر مندرج ہین - نایاب نایاب کتابون کا حوالہ ہے - برسون اسکی تالیف مین ہمکو خون جگر کہانا پڑا ہے - جن حضرات کو غلط الفاظ سے بچنا ہو خصوصاً شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کرین -

قیمت فی جلد ۸/ درخواست مع قیمت بذریعہ منی آرڈر ہمارے نام آنا چاہیے -

مثنوی نغمہ راز بقیمت (۴/) ہمارے یہان سے بھی مل سکتی ہے -

المشتہر

محمد ظہیر احسن شوق - لکھنؤ - محلہ رانی کٹرا متصل مسجد دبیر الدولہ

درگیش نندنی

یہ ناول ہندوستان کی تعلیم کا سب سے بڑا نمونہ اور اس ملک کے علم و فضل کی بیش قیمت کمائی ہے جسکا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ ایک بنگالی جنٹلمین نے تصنیف کیا - اور تقریباً کل مہذب دنیا نے پسند کیا اور انگلش اور فرنچ اور جرمن ان تین مہذب اور معزز زبانون مین ترجمہ کیا گیا - اردو کی بڑی بدنصیبی تھی اگر اوسمین اسکا ترجمہ نہوتا محض اسی خیال سے مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر مصنف دلچسپ نے اردو مین ترجمہ کیا - اور جیسی اس ناول کی حیثیت تہی اوسی کے مناسب بڑے اہتمام اور جانفشانی کے ساتھہ سفید ولایتی چکنے اور گندہ کاغذ پر چھاپا گیا ہے -

قیمت فی جلد مع محصول ایک روپیہ ہے -

درخواست باجازت ویلیوپے ایبل یا نقد قیمت آنا چاہیے -

المشتہر - شیخ احمد علی کامل - لکھنؤ - محلہ رستم نگر

دلگداز

یہ رسالہ اردو لٹریچر کو اعلی درجہ پر پہونچانا چاہتا ہے - اور کوشش کرتا ہے کہ دلگدازی کا پورا اثر ڈالنے کے ساتھہ جادو بیانی کا اعلی نمونہ ہو - ہر انگریزی مہینے کی چھبیس کو بیس صفحون مین ملک پر ایک پرسوز اثر ڈالتا ہوا شائع ہوتا ہے - قیمت مع محصول عام سے ایکروپیہ و روسا و والیان ملک سے ۵ رسال - درخواست مع قیمت آنا چاہیے -

المشتہر - محمد عبد الحلیم شرر - لکھنؤ - محلہ جہوائی ٹولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح عالیجناب ہلال رکاب نواب کلب علیخان بہادر والی رامپور دام اقبالہم

وحشت زدہ ہون بوئے گلِ تر سے زیادہ
مشکل ہے ٹھہرنا کہین دم بھر سے زیادہ

تقدیر اوڑائے لیے پھرتی ہے شب و روز
ہر تارِ نفس ہے مجھے شہپر سے زیادہ

دن رات مجھے راہِ طلب مین مری امید
سرگرم سفر رکھتی ہے صرصر سے زیادہ

ٹکراتا ہون سر چار حدِ دہر مین دن رات
دنیا ہے مجھے خانۂ بے در سے زیادہ

غم سے ہے مرے نشۂ شادی کو ترقی
خونِ جگری ہے مئے احمر سے زیادہ

نقشِ قدمِ مور ہون ہر دم پئے پامال
ذرہ ہے مجھے چرخِ ستمگر سے زیادہ

کیونکر نہ ہون سب سے الگ باغِ جہان مین
بے برگ و ثمر ہون مین صنوبر سے زیادہ

ہون اشکِ چکیدہ نہین جز خاک مجھے چین
ہے فرشِ زمین بالش و بستر سے زیادہ

جز چادرِ خاکی نہین رکھتا تہ و بالا
ہون سوختہ تقدیر مین اخگر سے زیادہ

امید سے نادم دلِ ناکام تمنا
امید پشیمان دلِ مضطر سے زیادہ

پابندیِ زنجیرِ تعلق ہے مجھے ننگ
آزاد ہون مین مردِ قلندر سے زیادہ

دوریِ وطن باعثِ راحت ہے جہان مین
میدانِ قیامت ہے مجھے گھر سے زیادہ

ہرچند کہ ہے تا بگلو چشمۂ حیوان
لیکن ہون جگر تشنہ سکندر سے زیادہ

صد شکر کہ با این ہمہ ہر دم تہِ گردون
حاصل ہے تفاخر مجھے قیصر سے زیادہ

ایسے کا ثنا خوان ہون کہ اوصاف مین جسکے
وسعت گہِ تخئیل سخنور سے زیادہ

جمشید حشم ظلِ خدا کلبِ علیخان
دارائے جہان بخش سکندر سے زیادہ

دے آبرو ادنے کو جو وہ بحرِ سخاوت
شبنم کا ہر اک قطرہ ہو گوہر سے زیادہ

پھیرے سرِ منقاد اگر حکم سے اوسکے
دشمن کو گریبان ہو خنجر سے زیادہ

ہو معرکہ آرا۔ تو صفِ فوجِ عدو کو
تنہا تہِ خنجر کرے لشکر سے زیادہ

پیغامِ اجل ہے پئے دشمن غضب اوسکا
ہے چینِ جبین تیغِ دو پیکر سے زیادہ

بڑھ کر دمِ شمشیر زنی ترکِ فلک سے
آفاق ستان خسروِ خاور سے زیادہ

مشہورِ جہان جود و سخاوت مین کرم مین
دیکھے نگہہِ کم سے اگر جانب الماس
خطبے مین پڑہا جاے نہ کیونکر سرِ منبر
تقوے مین عبادت مین کمالات و شرف مین
شیرین سخن ایسا کہ دمِ سحر بیانی
ہر شمسۂ ایوانِ فلک اوج ہے روشن
گہر کرتی ہے آنکھون مین سکالونکی سپیدی
جنت کی طرح زیرِ مکان طرب افزا
کیا اسپِ سبک گام کی لکھون مین ستایش
جانے مین براق نبوی آنے مین جبرئیل
پڑ جاے اگر عکسِ ہلالِ سُمِ توسن
اعزاز و حشم اوس کی سخاوت کی بدولت
دریا دلی اوسکی جو یہی ہے تو عجب کیا
اس دَور مین دِکھتا ہے ہر اک شخص بغل مین
بینلے ءِ عیش ہے شادی سے دل خلق
کس درجہ ہے شوقِ رقمِ مدحِ شہنشاہ
لکھون مین اگر ایک صفت لاکھ کے بدلے
اے شوق شب و روز پئے حضرتِ ممدوح
یا رب مرے سلطان کو صحت رہی حاصل
ہو دیدۂ بد بین کے لیے جنبشِ مژگان
اقبال و حشم دیکھ کے حاسد تہِ افلاک

قوت مین شجاعت مین غضنفر سے زیادہ
بیقدر زمانے مین ہو جوہر سے زیادہ
نام شہ جم مرتبہ قیصر سے زیادہ
سلمان سے افزون ہی ابوذر سے زیادہ
باتون مین مزہ قندِ مکرر سے زیادہ
دن رات مہ و مہرِ منور سے زیادہ
دیوار ہے مجبوبِ سمن بر سے زیادہ
نہرین ہین روان چشمۂ کوثر سے زیادہ
بیچین دلِ عاشقِ مضطر سے زیادہ
ہر حال مین اندیشہ و صرصر سے زیادہ
تابندہ ہر اک ذرہ ہو اختر سے زیادہ
حاصل ہے فقیرون کو تونگر سے زیادہ
ہو جاے بلند آبِ گہر سر سے زیادہ
اسباب طرب شیشہ و ساغر سے زیادہ
ہر لب متبسم ہے گلِ تر سے زیادہ
لکھ جاتا ہے خامہ حدِ مسطر سے زیادہ
ہو جزو قصیدہ مرا دفتر سے زیادہ
کر عرض یہی خالقِ اکبر سے زیادہ
ہو عمر عطا خضر پیمبر سے زیادہ
ہنگام نظر کاوشِ نشتر سے زیادہ
جلتے رہین ونزات سمندر سے زیادہ

اصلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اما بعد ارباب فن کا خادم شوق نیموی عظیم آبادی عرض کرتا ہے کہ جب سے ہمنے ہوش سنبھالا
اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ علوم و فنون کی تحصیل مین صرف کیا۔ طبیعت مین کچھ ایسی آزادی آگئی ہے کہ
کئی سال سے اس دلکش شہر لکھنؤ مین رہنے کا اتفاق ہوتا ہے اگر غور کیا جاے تو شاعری ہملوگونکے لیے
باعث فخر نہ ٹھہریگی۔ مگر ارمان بھرے دل اور فطرتی ذوق سے مجبور ہو کر اس فن کی تحصیل مین ہمکو
اپنا ایک عزیز وقت ضائع کرنا پڑا۔ برسون یہی رہا کہ کبھی کچھ کہہ سنکر دل کا غبار نکالا کیے اور کبھی نامی
شعرا کی خدمت مین حاضر ہو کر اس فن کے نکتے حاصل کرتے رہے۔ کئی مہینے ہوے غلط الفاظ کے بیان مین
ایک فارسی رسالہ ازاحۃ الاغلاط نام چھپوا کر شائع کیا جسکو اہل انصاف نے دیکھکر دل و جان سے
پسند کیا خصوصاً جوہر شناس بیمثال قدردان ارباب کمال عالیجناب نواب **کلب علیخان** بہادر
والی رامپور دام اقبالہم نے ملاحظہ فرما کے نہایت عزت سے ہمکو اپنے دربار مین طلب فرما کر
خلعت قدردانی سے سرفراز کیا اور ہمارے حوصلے سے زیادہ اسکے صلے مین انعام عطا کیا جس سے
دامن آرزو گوہر مقصود سے مالامال ہو گیا۔ پھر بھی ہمکو نہ اپنی تحقیقات پر ناز ہے اور نہ شاعری کا دعوی ہے
حضرت تسلیم ایسے کہنہ مشق کا قول ہے ؎ ابھی سے کیا کرین دعواے شاعری تسلیم ٭ یہ کام وہ ہے کہ جو عمر بھر نہین آتا
مگر چونکہ اکثر نو آموزون کو اردو شاعری کے لق و دق وادی مین سرگردان پایا اور جابجا ٹھوکرین کھاتے دیکھا
نہ اونکے ساتھ کوئی رفیق شفیق ہے کہ اس ہرزہ خیالی سے باز رکھے اور نہ کوئی خضر رہنما ہے کہ سیدھی راہ بتائے جسطرف
جی مین آیا چل نکلے اور جدھر طبیعت چاہی قدم بڑھا دیے۔ نہ بلندی کے چڑھاؤ کا لحاظ ہے اور نہ پستی
کے اوتار کا خیال۔ زمانے نے کتنے پلٹے کھائے مگر اونکی پرانی چال نہ بدلی اسکا کچھ خیال ہی نہین کہ
عالم مین کبھی کیا ہوا تھا اور اب کیا ہوتا ہے۔ اور بیشتر اچھے اچھے لوگون کو بعض مباحث مین لڑتے
جھگڑتے پایا ایک کو دوسرے پر اعتراضات کرتے دیکھا۔ صحیح کو غلط غلط کو صحیح بتاتے سنا اس
سبب سے ہمارے جوش ہمت نے غایت ہمدردی سے اس امر کو قبول کیا اور ہمکو ایک چھوٹی سی

مفید رسالے کی تالیف پر آمادہ کیا۔ اب ہم اپنے مختلف معلومات کو قلم بند کرکے اصلاح نام رکھتے ہین۔ اور نہایت خوشی سے شائقین کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور امید رکھتے ہین کہ انصاف پسند حضرات جب اسکو ملاحظہ فرمائینگے مؤلف کو کلمۂ خیر سے یاد فرمائینگے وما توفیقی الا باللہ۔

تعقید لفظی

اگر لفظ اپنی اصلی جگہہ پر نہو اوسکو تعقید لفظی کہتے ہین۔ اردو مین فاعل فعل و مفعول سے پہلے اور فعل سب سے آخر لانا چاہیے جیسے تم نظر اوٹھاو۔ اگر اسکو یون کہین کہ تم اوٹھاو نظر یا اوٹھاو نظر تم یا نظر تم اوٹھاو تعقید ہوجائیگی۔ اور نون نافیہ فعل سے پہلے ہونا چاہیے جیسے تم نجاو۔ اگر یون کہین کہ تم جاو نہ تعقید ٹھہریگی۔ اور مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم و متصل ہونا چاہیے جیسے میر کا دیوان اگر یون کہین دیوان میر کا یا میر کا دلکش ہے دیوان تعقید ہوجائیگی۔ البتہ بعض مضاف ایسے ہوتے ہین کہ ہمیشہ تقدیم ہی چاہتے ہین جیسے بے تمہارے اور جب موصوف یا صفت ہندی لفظ ہو تو صفت مقدم لانا چاہیے جیسے اچھے قلم خوشنما لوحین۔ لیکن نظم مین اگر پورے پورے طور پر اسکا برتاو کیا جاتا تو شعر کہنا دشوار ہوجاتا اس سبب سے اکثر جگہہ لفظی تعقید معیوب نہین ٹھہرائی گئی۔ البتہ جبکہ لفظون کی اولٹ پھیر سے ترکیب درست ہوجاے اور نظم مین کچھ خلل نہو تو بیشک معیوب ہے جیسے ع جب نکلتے ہین سینے سے نالے ع جوانی کسیکی اٹھکین کسی کا ع ہمارا دل ہے وارفتہ محبت مین حسینون کی ع بندے اچھے اچھے اب اوس شوخ پر مرنے لگے۔ ان سب مصرعون کو اسطرح نظم کرنا چاہیے ع نالے سینے سے جب نکلتے ہین ع کسیکی جوانی کسیکا اٹھکین ع ہمارا دل ہے وارفتہ حسینون کی محبت مین ع اچھے اچھے بندے اب اوس شوخ پر مرنے لگے۔ ہان اگر انقلاب سے کوئی دوسری خرابی پیدا ہو جیسے ع کون آتا ہے سیر گلشن کو۔ اگر یون کہین ع سیر گلشن کو کون آتا ہے۔ تو کو کون کے اجتماع سے مصرع مین ثقالت آجائیگی۔ یا جیسے دامن کسیکا مدفن کسیکا مین وہ مصرع جوانی کسیکی اٹھکین کسیکا۔ تو ایسی صورتون مین یہ تعقید معیوب نہ ٹھہریگی۔ اب یہ بھی سمجھہ لینا چاہیے کہ جب فعل و مفعول کی تخصیص وغیرہ مراد ہوتی ہے تو اوسوقت انکو فاعل پر مقدم کرلیتے ہین جیسے یہ کتاب ہے کون کہ تم نے خطا کی۔ اسیطرح جب مضاف الیہ کی تخصیص وغیرہ کیجاتی ہے تو اوسوقت مضاف الیہ و مضاف مین اتصال باقی نہین رہتا جیسے ناسخ ہی کا دیوان ہے آتش کی ہی غزل ہے۔ اور یہ بھی سمجھہ رکھو کہ فعل کے وہ علامات جو استمرار وغیرہ پر دلالت کرتے ہین اگر اپنے محل پر نہون تو بہت بری تعقید ہے جیسے سنا تھا کی جگہہ تھا سنا چلے گئے تھے کی جگہہ گئے تھے چلے۔

حشو کلام

حشو اوس زائد لفظ کو کہتے ہین جسکے حذف کرنے سے کلام مین حُسن پیدا ہو جای - حتی الامکان حشو سے احتیاط چاہیے مگر بعض جگہہ شاعر اسکے اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جیسے ؎ شمشیر بکف دیکھکے حیدر کے پسر کو ٭ جبریل لرزتے تھے سمیٹے ہوے پر کو - دوسرے مصرع مین کو حشو ہے مگر ردیف ہونے سے شاعر مجبور ہو گیا - المختصر جہان اوسنے تغیر و تبدل سے اوسکا نکالنا ممکن ہو وہان اس قسم کے الفاظ معیوب سمجھے جاتے ہین جیسے ع شب وصل مین وہ خفا ہو گیا - ع کہین اپنے دل کو لگائے ہوے ہین ع عرش پر سے اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار مین بس شمع کی حاجت نہین ؎ دیکھکر کے رخ تابان کو ترے اے جانان ٭ جو بھلا حور کو چاہے وہ مسلمان نہین ع اگر چاند ہوے مقابل کسیکا ع کسطرح سے دکھائین داغ جگر - یہ سب مصرعے یون کہنا چاہئین ع شب وصل وہ بت خفا ہو گیا ع مقرر کہین دل لگائے ہوے ہین ع عرش سے تم اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار مین کچھہ شمع کی حاجت نہین ؎ دیکھکر عارض پُر نور ترا اے جانان ٭ جو کرے حور کی خواہش وہ مسلمان نہین ع کسطرح ہم دکھائین داغ جگر

مقدرات

مقدر اوس لفظ کو کہتے ہین جو مذکور نہو مگر اوسکے معنے لیے جائین اگرچہ بعض جگہہ تقدیر مزا دیجاتی ہے جیسے ؎ کبھی اون سے امید الفت ہے ٭ کبھی یہ فکر ہے اگر نہوی - مگر اکثر جگہہ یہ تقدیر فصاحت کے خلاف ہوتی ہے جیسے ع کون کہتا ہے محبت مین ضرر ہوتا ہے ٭ اسمین کاف بیانیہ مقدر ہے یون کہنا چاہیی ع کون کہتا ہی کہ الفت مین ضرر ہوتا ہے ع نارسا آہ اگرچہ چرخ ہلایا بہی تو کیا - اسمین حرف ندا مقدر ہے یعنے اے نارسا آہ -

شتر گربہ

ایک ہی شے کو واحد و جمع دونون طرح باندہنا شتر گربہ ہے - شعرای سلف کو اس سے چندان احتیاط نہ تہی جیسے ؎ پاس جب سے ہمارا یار نہین ٭ دلکو اک دم مرے قرار نہین - مومن و غالب و ناسخ و آتش کے زمانے سے نادرست ٹھہرا ہوا ہے - البتہ ایک شعر مین واحد اور دوسرے شعر مین جمع استعمال کرنا گو وہ دونون شعر آپسمین ایک ربط خاص رکھتے ہون ناجائز نہین البتہ احتیاط بہتر ہے - باقی رہا ایک شعر مین اس قسم کی وحدت و جمع جو ناجائز ہے وہ بہی عموماً نہین کیونکہ تو و تم - اور تم و آپ کا اجتماع ایک شعر کے دو جملون مین ممنوع نہین اوسکی وجہ یہ ہے

کہ مخاطب کی تین صورتین ہین ادنٰے اوسکے لیے تو موضوع ہے اور اوسط اوسکے لیے تم موضوع ہے اور اعلیٰ اوسکے لیے آپ موضوع ہے چونکہ تم توسط کے درجے مین ہے اس سبب سے اسکو تو و آپ دونون کے ساتھ فی الجملہ مناسبت ہے جب تو و تم اور تم و آپ دو جملون مین واقع ہونگے تو ایک قسم کا پردہ ہوجائے گا - وزیر ؎ آپیو دامن اوٹھائے مدفنِ عشاق پر ٭ ہاتھ لیجائے نہ کوئی پتھر سے داماں کی طرف - مومن ؎ یہ تمنے نئی طرح نکالی ٭ معشوقی ہے آپ کی نرالی - نسیم دہلوی ؎ یہ شوخیان تمہاری لکھی ہوئی ہین دلپر ٭ آخر کبھی تو میرے قابو مین آئیے گا - ولہ ذاتِ شریف ہو تم مین خوب جانتا ہون ٭ طوفان اور کوئی مجھپر اوٹھائیے گا - وزیر ؎ نثار کرتے ہین آ دیکھو جان نثار کے پاس ٭ گلے کو آپ کے خنجر سے سر کو ٹھوکر پر - گویا ؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ٭ خدا سے پوچھیے شانِ محمد - قلق ؎ کچھ علاج ایسا بتاؤ کہ یہ دردِ دل ہی ٭ آپ کی طرح مسیحائے جہان دور رہے - بحر ؎ شرارت آپ کی ہر حال مین ہے کوئی کیا جانے ٭ دم سختی جو تیہر ہو تو وقتِ نرمی آہک ہو - امیر ؎ خدا کی شان کہ ہم دیکھین آپ کی آنکھین ٭ نگاہ تنگ نکرو تم ادہر ادہر دیکھو - ولہ عذرِ حسن تمکو ہے کمال عشق مجکو ہے ٭ کہو تم میرے دلکی یا مین کہدون آپ کے دل کی - اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ شتر گربہ کی اس قسم سے بھی احتیاط اولٰے ہے اپنا جہان اسکے مقام پر ضمیر متکلم استعمال کر سکتے ہون ہان اسکو ضمیر واحد متکلم کے ساتھ لانا شتر گربہ ہے جیسے ع دل مرا جان مری داغ سویدا اپنا ٭ یہان مرا اور اپنا مین شتر گربہ ہے - اپنا کی جگہہ میرا لکھنا چاہیے - اور ایسی صورت مین کہ ع اپنے دل سے مین آپ نالان ہون - شتر گربہ نہین کیونکہ اپنے کی جگہہ میرے نہین کہہ سکتے -

ذم کا پہلو

ذم کی دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہے کہ کلام کے الفاظ کچھ ایسے طور پر واقع ہوئے ہون کہ دو معنون کا احتمال پیدا کرین اور اونمین سے ایک معنے قبیح ہو اور دوسری صورت یہ ہے کہ پورے الفاظ کے ملانے سے تو کلام ذم مین نہ ہے لیکن اگر اوسکا کوئی ٹکڑا علیحدہ کرلین تو قبیح معنے پیدا ہوجائین جیسے ؎ ہوا کا گذر بھی وہان تک نہین ہے ٭ ہوا اسطرح بند روزن کسی کا ؎ ہمارا خون ہو کسطرح ظاہر ٭ کہ مدعا ہے کسی پردہ نشین نے ؎ جب تہ خاک کرینگے مجھے ہمدم میرے ٭ مجکو رو دینگے بہت - کہا کے ترس غم میرے ٭ ؎ تم نہ ملو او غیر سے مہندی ٭ خون رو دینگے ورنہ ہم غم مین ؎ پکڑ لینگے ہم دوڑ کر اوسکا دامن

ہین محشر مین ہم اور رقابل ہمارا سے یہ آئینے عبث دیوار مین لگواتے ہو ایجان ہمارا دل ہے آئینہ اسے پیش نظر رکہو سے چل سو باغ کہ گر تری آمد ہر سرو رات دن جوش تمنا مین کہڑا رہتا ہے سے چڑہاو چادر گل قبر پر آو ہنسو بولو تمہارے منہ سے پہول اے غیرت گلزار جہڑتے ہین سے یار بہاتی ہے دلکو تیری ادا مجکو جو جنان سے کیا مطلب - المختصر دونون قسمین بری ہین مگر کسی مین زیادہ ترقیح ہے اور کسی مین کم - اچہے اچہے کہنہ مشق کبہی کبہی معانی و مضامین کی تلاش مین اسکا خیال نہین رکہتے اور اس قسم کے مذموم شعر کہہ جاتے ہین معشوق کو جو رشک حور لکہا کرتے ہین بد الفظ ہونے کے علاوہ اسمین ذم کا بہی پہلو ہے کیونکہ خور بفتح خا ہے رشک خر ہو جاے گا - اب اے مین الف ثانی اکثر تقطیع سے گر کرا بے ہو جاتا ہے جیسے ع بیتاب ہون فرقت مین اب اے غیرت لیلی اس بات کا مضحکہ لکہنو مین مشاعرے کے دن ایک نامی شاعر کے شعر پر ہو چکا ہے آدمی کو ان باتون کا بہت لحاظ رکہنا چاہیے کہ ہنسا نجاے -

مبتذل مضامین

بعض حضرات جنکو جدت کا شوق رہتا ہے کبہی کبہی ایسے شعر کہتے ہین کہ صحیح مذاق والون کے ذائقہ زبان پر روکہے پہیکے کڑوے کسیلے معلوم ہوتے ہین جیسے سے چہرا چلا فلک تہ بت خانہ جنگ کا ہاچہوٹا ہے بیل گاو پہ گتا تفنگ کا سے کشتہ چشم کی تربت کا چرے گر سبزہ پیٹ سے بکری کے ہو بچہ آہو پیدا سے طفل گازر کے عشق مین آخر جان سے اپنی ہاتہ دہو بیٹہے سے اوڑاے پہرتی ہے باد مخالف مجکو گردون پر نہین معلوم چہپی ہون کہ چہبی کا پہپلا ہون سے اسقدر لاغر ہوے ہین ہم خیال زلف مین اب سواری کو ہماری ایک جون درکار ہے - اور جب یہ حضرات بدر جاج ہونا چاہتے ہین تو اس قسم کے شعر کہنے لگتے ہین سے بیٹہون سر ٹن سنکے گانا اوس بت بے پیر کا دائرہ بجنے لگے حرف خط تقدیر کا - مانا کہ ع ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست - اور بلند پروازی و جدت ایک عمدہ چیز ہے مگر مزے کے ساتہ ہو - غزل مین عشقیہ مضامین درد آمیز معانی پاکیزہ خیالات سلجہی ہوئی ترکیبین نکہری ہوی بندشین دلکش الفاظ چلبلے چلبلے مربوط مصرعے پہڑکتے ہوے شعر ہونا چاہئین - چونکہ سابق زمانے سے اکثر دلی والون نے بیشتر ان امور کا خیال رکہا ہے اسوجہ سے اسکو دلی کا رنگ کہتے ہین میر و درد کا کلیات نسیم دہلوی کا دیوان داغ کا کلام

دیکھو کہ کسقدر مقناطیسی اثر رکھتا ہے - لکھنؤ کے اگلے شعرا مین سے صبا کی شیرین بیانی اور سحر کی سحر بیانی دلّی والون سے ملتی جلتی ہوئی ہے - اور اب تو اکثر لکھنؤ والون نے اپنی طرز چہوڑ کر وہی رنگ اختیار کیا ہے - فی زمانہ ایسے دو چار نامی شاعر موجود ہین جن سے لکھنؤ کو فخر ہے - خدا اونکو سلامت رکھے - اب ہم انکے چند شعر لکھے دیتے ہین ناظرین اونسے اس رنگ کا اندازہ کر سکتے ہین -

غزل

نالے بیتاب ہین سینے سے نکلنے کے لیے
کوئی کہدے کسی ظالم سے سنبھلنے کے لیے

چشم عاشق کے ہون آنسو کسی کا جوبن
بڑہ چلین لاکہہ مگر دونون ہین ڈہلنے کے لیے

خانہ دل مین رہو تم - جو یہان جی گہبرائے
چلے آنا مری آنکھون مین ٹہلنے کے لیے

شوخیان اونکی سر بزم حیا سے بولین
مجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کے لیے

در و تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر اوٹھے
دلمین آتا ہے کلیجا کوئی ملنے کے لیے

کبھی میرا کبھی اونکا جو ہے شکوہ دلکو
ڈہونڈ ہتا ہے کوئی پہلو یہ مچلنے کے لیے

اے مرے جذبۂ دل وقت مدد آپونچا
گہر سے وہ آج نکلتے ہین ٹہلنے کے لیے

اونکی تصویر جو چومی تو وہ جل کر بولے
اب یہ معشوق نکالا ہے بہلنے کے لیے

لاکہہ رسوا ہو مگر چاہ بڑی ہوتی ہے
دل کو ہر ضد ہے اوسی کوچہ مین چلنے کے لیے

محفل غیر مین کیون شمع جلائی تم نے
کیا وہان کوئی نہ تہا رشک سے جلنے کے لیے

نامناسب ہے یہان غیر کا رہنا شب وصل
تم اشارہ کرو اب شرم کو ٹلنے کے لیے

مر گئے ہم تو کفن دیکھہ کے بولا وہ شوخ
جان دی اس نے نیا پیرہن لینے کے لیے

سر تربت پہ گئین اے شوق یہانتک ولمیز
آرزو ڈہونڈہتی ہے راہ نکلنے کے لیے

متروکات

جسطرح میر و میرزا نے ولی و حاتم کے اکثر مستعمل الفاظ ترک کردیے تھے اوسی طرح مومن و غالب و ناسخ و آتش وغیرہ نے بہی میر و میرزا کے بہت سے لفظ متروک کر دیے جیسے اودہر باشباع واو بروزن دو ہر اِیدہر مع الیا بگانہ بحذف یا بجاے بیگانہ پیار و پیاس باظہار یا بروزن دیار دہر اس تجین کو کے معنی مین تنک ٹک ذرا کے معنی مین دِوانہ بجاے دیوانہ مستی - سون سے کی جگہ سجن معشوق کے معنی مین -

کنے پاس کے معنی ہین کبھو کبھی کے مقام پر کسو کسی کی جگہہ لوہو لہو کے مقام پر لکہہ یعنی
رخ نت یعنی ہمیشہ نین آنکھہ کے معنی ہین مجھہ پاس - ہم پاس تیرے پاس ہمارے
پاس کی جگہہ کرے ہے - وہرے ہے کرتا ہے دہرتا ہے کی جگہہ آئیان جائیان
آئین گئین کے مقام پر - ان مین سے اکثر الفاظ تو وجوباً متروک کردے اور بعض الفاظ ایسے ہین
کہ کسی نے کہین کہین استعمال ہی کیے ہین - اسکے بعد اونکے تلامذہ کا دور اہوا اونہون نے
ہی کچھ لفظ ترک کئے جیسے بگولا کہ بعض شعرا اسکو متروک کرکے ببولا استعمال کرتے تہے - برق
سے خاک آلودہ جو گردش کو سراپا اوٹہا ٭ دور سے لوگ یہ سمجھے کہ ببولا اوٹہا - سحر سے کن
پری زادون کی صحبت سے کہان لایا جنون ٭ ہر ببولا دیو ہے صحرائے وحشت ناک کا - پھر زمانے
نے ایسا پلٹا کہایا کہ ہمارے وقت کے شعرا کا ڈنکا بجا - ان لوگون نے اپنے پیشتر کے کلام مین بھی
پرانے الفاظ استعمال کیے ہین - مگر فی زماننا بہت سے الفاظ حتی الوسع استعمال نہین کرتے
اور بہت سے الفاظ وجوباً ترک کردیے ایہی پیشتر آپ ہی کی ہے گرا گرا ہی بجائے مخلوط التلفظ
استعمال کرتے تہے - اب احتیاطاً رکہتے ہین آخرش بجائے آخر ذوق سے آخرش دیکہا تو معلم
حجاب الاکبر ٭ عاقبت پایا تو ہان بلکہ گو اہل جنت فصحائے حال احتیاطاً رکہتے ہین آنکے آ کے
کی جگہہ - مومن ع قتل کیا آنکے اچہا کیا سحر ع قبر پہ اب کیا کرینگے آنکے اکثر فصحائے حال استعمال
نہین کرتے ایکے جیسے ایکے دفعہ ایکے برس - عوام بیائے معروف ہی بولتے ہین مگر صحیح بیائے
مجہول ہے - تسلیم سے کوچے مین ترے ضعف کا یہ زور ہے ایکے ٭ بس جاتے ہین ہم سایہ
دیوار سے دبکے - از جہان اسکے مدخول علیہ کے بعد اسکا ترجمہ سے لا سکتے ہون اکثر خواص
احتیاطاً رکہتے ہین جیسے ع روزن چشم کم از روزن دیوار نہین - اسکی جگہہ روزن دیوار
سے کم نہین کہنا چاہیے انتظاری بزیادت یا غیر فصیح ٹہرا ہوا ہے اندارا چاہ عریض
وزیر ع روزن مور مری آنکھون مین اندارے ہین - اکثر فصحائے حال استعمال نہین
کرتے اندہیارا اندہیرا کی جگہہ بالکل متروک ہے انکہڑیان آنکھون کے معنے ہین -
آتش سے اون انکہڑیون مین اگر نشہ شراب آیا ٭ سلام جہک کے کرونگا اگر حجاب آیا -
اکثر فصحائے حال استعمال نہین کرتے اوپر جہان صرف پر کافی ہے جیسے ع عجب صدمہ
ہوا ہے دل کے اوپر - فصحائے حال استعمال نہین کرتے البتہ ایسے مقام پر کہ فلان چیز
اوپر ہے کچھ مضائقہ نہین - اوجیالا فصحا نے ترک کردیا ہے اسکی جگہہ اوجالا استعمال کرتے ہین

اور بعض فصحا واو نہین گراتے ہین اور بروزن غور استعمال کرتے ہین اہل اسکا
اطلاق شخص واحد پر جیسے تم اہل ہنر ہو اساتذہ کے کلام مین آگیا ہے مگر فصحاے حال بہت احتیاط
رکہتے ہین اور اسکی جگہہ صاحب ہنر ذی ہنر وغیرہ استعمال کرتے ہین بل بے جیسے ع بل بے
اے زلف رسائی تیری ؎ اکثر خواص نے ترک کردیا ہے بن بمعنی بغیر جیسے ع یار بن کیا دل لگے
گلزار مین - بالکل متروک ہے بیچ مین کی جگہہ جیسے ع شہرہ ہے تیری زلفِ رسا کا ختن کے بیچ ؎
بالکل متروک ہے پابوسی بزیادتِ یا انتظاری کیطرح یہ بہی غیر فصیح ٹہہرا ہوا ہے پر بمعنی لیکن جیسے
ع وعدے کیے لاکہون پر نہ آئے ؎ بعض فصحا نے ترک کردیا ہے پن اسکی ترکیب فارسی لفظ کے
ساتہہ جیسے دیوانہ پن وغیرہ استعمالاً صحیح ہے مگر ترکیباً غلط - اس سبب سے بعض فصحاے حال احتیاط
رکہتے ہین اور اسکو صرف ہندی لفظ کے ساتہہ ملحق کرتے ہین جیسے بہولاپن بچپن لڑکپن بانکپن وغیرہ
پنہانا نون مخلوط الہا کے ساتہہ بعض خواص استعمال نہین کرتے اسکی جگہہ پہنانا باندہتے ہین اور فرماتے
ہین کہ قاعدے کے رُو سے یہی چاہیے کیونکہ پہننا مین ہے نون کے پہلے ہے چہ بحذف را بجاے پہر
اگرچہ اکثر شعرا ہنوز استعمال کرتے ہین مگر بعض فصحا نے وجوباً ترک کردیا ہے پیالا دعوتِ مخصوص کے
معنی مین یاے مخلوط التلفظ سے ہے ناسخ ؎ پیالا مجہہ آزاد کا بہر دے ساقی ؎
نہین سیرا پیالا ہوا چاہتا ہے - نسیم دہلوی ؎ غرض پیالے سے کیا اصل فقیری ترک
دنیا ہے ؎ ہمارا ہاتہہ کیا کم ہے ہمین کاسہ گدائی کا اور ظرفِ معروف کے معنے مین اگرچہ بیای
مخلوط آگیا ہے مگر چونکہ اصل مین بانظہار یا ہے اکثر فصحاے حال بیاے مخلوط استعمال نہین
کرتے سیر یاون کی جگہہ فصحاے حال استعمال نہین کرتے تب جب شرطیہ کے
سلسلے مین تب جیسے ؎ جب سنتے ہین وہ حالتِ بیمار جدائی ؎ تب کہتے
ہین جہنجہلا کے کہ مر بہی نہین جاتا - بعض شعرا استعمال نہین کرتے تلک بجاے
تک اکثر خواص نے ترک کردیا ہے تلے نیچے کے معنے مین جیسے ع ہین
خلد کے سایے مین کہ خنجر کے تلے ہم ؎ اکثر فصحاے حال نے ترک کردیا ہے
تو بواو مجہول - اس مین اظہارِ واو اچہا نہین اور اگر آخر مصرع واقع ہو
تو اور بہی مکروہ ہے جیسے ع مری جان اب غضب ڈہاتے ہو تم تو جیون بمعنی
مانند جیسے ع دل مرا جیون غنچہ سربستہ ہے - بعض خواص استعمال نہین کرتے
حرکت جب تے اضافت وغیرہ کے سبب سے متحرک ہو تو اوسوقت بحرکتِ را فصیح ہے

خودرفتہ شعراے اُردو نے استعمال کیا ہے۔ مومن ؎ دواسوچے تب دل تفتگی سے ٭ خبر رکھو مری خودرفتگی سے ٭ قلق ؎ الفت مین جو [illegible]ست کی خودرفتہ دل ہوا ٭ کم ظرف ایک جام مین بیہوش ہوگیا ٭ بحر ؎ بخیر انجام ہے جسکا وہ ہے خودرفتگی اپنی ٭ چلے تھے ہم کلیسا کیطرف کعبے کو جانکلے ولہ یار خودرفتہ ہے شکوہ ہے [illegible]اموش مجھے ٭ گوش کرا وسکو بلے مین لب خاموش مجھے ٭ اور آز کے ساتھ بھی بیشتر آیا ہے ٭ ناسخ ؎ ملگیا محبوب سے جو آپ سے باہر ہوا ٭ ایسی ازخودرفتگی کیا ہے ارادہ دور کا ٭ آتش ؎ ہے غرور حسن وہ روزہ سے ازخودرفتہ یار ٭ اسقدر بہی نشۂ معجون آب وگل نہو۔ وزیر ؎ لطف ازخودرفتگی گر دیکھنا منظور ہو ٭ منہ دکھاوو آئینہ آب رواں ہوجائیگا۔ قلق ؎ کوئی بولی کہ ہے ازخودرفتہ کوئی بولی کہ ہے جگر تفتہ۔ امیر ؎ جاتے ہین میخانہ عالم سے ہم سوے عدم ٭ کہدو ازخودرفتگی سے ہے ارادہ دور کا۔ تسلیم ؎ ازخودرفتۂ تنگدستی رہے ٭ خراب مے فاقہ مستی رہے۔ جلال ؎ آپ سے آپ ازخودرفتہ ہوا جاتا ہون ٭ نہین معلوم کہ مین آج کسے یاد آیا۔ بہرکیف چونکہ یہ فارسی محاورہ ہے اور فارسی مین آز کے ساتھ مستعمل ہے اکثر فصحاے حال بے از کے استعمال نہین کرتے زور بمعنی عجیب وبسیار۔ ناسخ ع ابتو ناسخ زور رند لاابالی ہوگیا۔ ولہ اے فلک زور انقلاب ہوا۔ فی زماننا متروک ہے۔ سدا ابھی ہیشا بجی لوگون مین سے اب کہین ایکد واستعمال کرتے ہین ورنہ اکثرون نے وجوباً ترک کردیا ہے سمر پرست اُردو مین مربی کے معنے مین بولتے تو ہین مگر چونکہ فارسی مین اسکے معنے خادم کے ہین اسوجہ سے خواص احتیاط رکھتے ہین سن بالفتح بمعنی سنہ اسکی عربی وفارسی ہونے مین تو تامل ہے ازاحۃ الاغلاط مین اسکی تحقیق اچھی طرح لکھی جاچکی ہی البتہ محاورہ اُردو ہونے مین کوئی شک نہین سمیت ساتھ کے معنی مین۔ رشک ؎ آوسوزان سے جلادونگا مین انبار سمیت ٭ باغ جنت مین نہ جاؤنگا اگر یار سمیت۔ فی زماننا اکثر فصحا استعمال نہین کرتے عادی عادت گیرندہ کے معنے مین استعمالاً صحیح ہے۔ وزیر ؎ تیغ ابرو کی زبان عادی ہوئی ٭ بات سیدہی بہی جو کی ٹیڑہی ہوئی۔ نواب مرزا لکہنوی ؎ ہم تو دشمن ہین جعلسازی کے ٭ آپ عادی ہین رنڈی بازی کے مگر چونکہ لغۃً اسکے کچھہ اور معنے ہین اسوجہ سے خواص احتیاط رکھتے ہین۔ کیسے کیونکر کے معنے مین اکثر خواص نے وجوباً ترک کردیا ہے گھایل چونکہ یہ لفظ قایل ومایل وسایل

چشم مست

فراموشی

وغیرہ کے ایسے اسم فاعل سے ملتا جلتا ہوا تہا شعرائے سلف بکسرہ پابند ہا کیے ناسخ و آتش
وغیرہ بہی اسمین اونہین کے متبع رہے۔ لیکن چونکہ کسرہ خلاف قاعدہ تہا کیونکہ یہ لفظ مرکب
ہے گہاو سے اور یل سے جو فاعلیت کے معنے پیدا کرتا ہے۔ جب پہلا جزو ساکن الآخر ہوتا ہے
تو یل کی یے مفتوح ہوتی ہے جیسے اڑیل سڑیل چٹیل ہریل وغیرہ اور لہجے کی یہ حالت
تہی کہ جو حضرات اساتذہ کا کلام دیکہا کرتے تہے اون کی زبان پر وہی بکسرہ یا چڑہا ہوا تہا
مگر جنکو شعر و سخن سے چندان تعلق نہ تہا اور لکہنؤ کے خاص اہل زبان سمجہے جاتے تہے
اونکا لہجہ بفتح یا تہا اس سبب سے بعض خواص نے اسکی اصلاح کی اور کسرے کو فتحے سے
بدلدیا۔ اوسی زمانے سے اکثر فصحا گہایل بکسرِ یا سے احتیاط رکہتے ہین۔ مرآۃ الغیب
نظم ارجمند۔ گلزار داغ۔ آفتاب داغ۔ شاہد شوخ طبع۔ کرشمہ گاہ سخن۔ یہ سب دیوان
دیکہ لو دل و مائل کی غزلون مین گہایل کا قافیہ نپاؤ گے۔ فی زماننا اس لفظ کے
اعتبار سے شعرا کے تین فرقے ہین ایک اون لوگون کا فرقہ ہے جنکو اس واقعے سے
کچہہ خبر ہی نہین وہ کسرے کے سوا فتحہ کیا جانین دوسرا وہ پرانی لکیر کے فقیر عظم رمیم
کے معتقد والون کا فرقہ ہے جو اس اصلاح سے ناک بہون چڑہاتے ہین تیسرا گروہ
ہے جو اس تصرف کے مستحسن ہونے کا قائل ہے بہرکیف فتحے کی سند ملاحظہ ہو۔ بحر مرحوم ؎
یہ دی ہے بیکلی تونے کہ دل مین ہے یہی کل ہے ؛ کہ دہو کر زندگی سے ہاتہہ پوچہون تیرے
آنچل سے ؛ ستم کیا کیا ہو گا اوس قمر طلعت کے کشتے پر ؛ کہ تیکی چاندنی اب نار مشتاق نہ گہایل سے
ولہ باغ ہیرا ہوا برباد جو بادل آئے ؛ نہر دبکی ہوئی بوچہار اگر سیل آئے ؛ تیری دیدار کی حسرت
ہی پہیری ہے ؛ یون تڑپتے ہوئے ہم آئی کہ گہایل آئے۔ تسلیم لکہنوی ؎ گمان کیونکر ہو خلد
کا ہمن مقتل پر ؛ تصدق ہوتی ہین حورین تیری خنجر کے گہایل پر۔ ولی لکہنوی ؎ تیغ قاتل تری
پڑی ہلکی ؛ حسرتین کیون نہ رہین گہایل کی۔ اشرف لکہنوی ؎ روح نکلی تن سے جب بسمل ہوی ؛ یون
فرقت کی مشکل حل ہوی ؛ دید کی حسرت رہی دلمین مرے ؛ تیغ ابرو سے نظر گہایل ہوی مت بجائے نہ
ناسخ ہی کے زمانے مین کم مستعمل تہا فصحاے حال نے تو وجوباً ترک کر دیا ہے موسم بفتح سین تصرفات
سے ہے غلط نہین ہو سکتا فارسی اردو دونون مین آگیا ہے البتہ چونکہ لغۃً کسرا چاہیے فصحاے حال احتیاط رکہتے
ہین میت بفتح یاے مشددہ استعمالاً صحیح ہے نظم اردو مین کہی جگہہ تربت وغیرہ کے قافیون مین آگیا ہے مگر چونکہ
قاعدے کے رو سے کسرا چاہیے فصحاے حال احتیاط رکہتے ہین نشا بحرکت دوم

شعرانے استعمال کیا ہے - ذوق دہلوی ؎ رات میخانے مین ساقی جو نشے مین بہکا ٭
خس شیشہ کو لگا کہنے خس جام شراب - بعض حضرات جو اسکو بالکل غلط بتاتے ہین صحیح نہین
یہ اُردو کا محاورہ ہے اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہین کہ جب ترکیب فارسی نہو تو اسیطرح فصیح کہ
ہے یہ بہی قابل اعتبار نہین شیخصاحب کے زمانے سے لیکر آجتک جتنے نامی شعرا ہوے ہین
اونکے کلام کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ فارسی مین اسطرح آیا ہنین ان لوگون نے
بہی احتیاط کی ہے اور جسطرح فارسی مین مستعمل ہے اوسیطرح یہ لوگ بہی فصیح سمجھے ہین نے
بجاے تو جیسے ع نے کوئی یار ہے نہ کوئی غمگسار ہے ٭ اکثر فصحا نے وجو باترک کر دیا ہے
وصلت بجاے وصل متروک ہو چلا ہے بلکہ بعض شعرا نے وجو باترک کر دیا ہے وان
یان وہان نیان کی جگہہ غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہو اکثر شعرا نے وجو باترک کر دیا ہے چکہار کہا
لکہا بہ تشدید کاف فصیح ٹھہرا ہوا ہے ہیجیے دیجیے لیجیے کیجیے کی ایک یے گرانا اور
اور بروزن فعلن استعمال کرنا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے جیسے ؎ جی چاہا کہ سیر دشت کیجیے
ہے ابر شراب ناب پیجیے بتلانا دکہلانا لام کے ساتہہ بتانا دکہانا کی جگہہ غیر فصیح سمجھی جاتی ہین
دلا زاہدا ساقیا وغیرہ بالف ندا جو پیشتر بکثرت مستعمل تھے اب غیر فصیح ٹھہری ہوی ہین
اے دل اے زاہد اے ساقی استعمال کرنا چاہیے سمجھنا اسکے بعض مشتقات مین تنے
علامت فاعل لانا درست ہے - آتش ؎ عشق اوس چاہ زنخدان کا ہوا جس دلنے
مین نے سمجھا کہ لحد مین دل بیتاب اوترا - مگر بحذف نے فصیح ہے جیسے مین سمجھا ہم سمجھے
احباب اغیار یہ دونون لفظ خود جمع ہین اسکی جمع احبابون اغیارون جو اکثر عوام
لکہا کرتے ہین اور بعض شعرا بہی استعمال کر گئے ہین فصحاے حال جائز نہین رکہتے ہا
علامت جمع ہے جیسے ع داغہاے عشق روشن ہو گئے ٭ حتی الوسع اس سے احتیاط
چاہیے اور فعل وغیرہ سے جمعیت ظاہر کرنا چاہیے جیسے ع میرے داغ عشق روشن ہو گئے
یاے معروف آخر کلمہ - مشدد استعمال کرنا غیر فصیح ہے جیسے ع کہون کیا حال بیتابی دلکا
جان - خون - دین - اس قسم کے فارسی الفاظ جو اردو مین با علان نون بولے
جاتے ہین جب انکی ترکیب بطور فارسی نہین رہتی تو بعض شاعر با علان نون ہی استعمال کرتے ہین
چنانچہ منیر مرحوم نے کہا ہے ؎ منیر افسردہ ہون پابندی عطف و اضافت سے ٭
وگرنہ لطف دکہلاتا مضامین گریبان کا - چونکہ وہ اس قاعدے کے پابند تھے گریبان بغیر عطف

واضافت نہین لاسکتے تے کیونکہ نون کا اعلان کرنا پڑتا فصحاے حال اسکا خیال تور کتے ہین اور اعلان بہتر سمجھتے ہین مگر چونکہ اس قسم کے سیکڑون الفاظ ہین اور بیشتر اونکے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے اعلان کی رعایت سے خواہ مخواہ مضمون کا خون نہین کرتے چنانچہ یہ اشعار حال کے ہین۔ امیر ؎ کھوئے ہوے جوڑا تجھے ایجان نہین دیکھا ✣ اس باغ مین سنبل کو پریشان نہین دیکھا۔ تسلیم لکھنوی ؎ حسینون مین ابھی چوری گیا دل ✣ مین کس کا نام لون اپنی زبان سے ✣ جلال لکھنوی ؎ جو سینے سے خود ہی نکل آتا ہے تڑپ کر ✣ اوس دل کا نکلتے ہوے ارمان نہین دیکھا۔ داغ ؎ کیا پوچھتے ہو کون ہے یہ کس کی ہے شہرت ✣ کیا تم نے کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا ✣ اور جو الفاظ ایسے ہین کہ روزمرے مین بنون غنہ بولے جاتے ہین اونکا اعلان مکروہ ہے جیسے زبان دندان آشیان رضوان وغیرہ۔ فارسی لفظ مین واو معروف والف کلمہ آخر کا گرانا شیخ صاحب ہی کے زمانے سے معیوب سمجھا جاتا ہے جیسے ع پہلو مین دل مرا ہے یا سیماب ع ادا اے یار تری بہائی ہے ✣ مگر یاے آخر کلمہ فارسی اکثر شعرا نے گرائی ہے۔ مومن ؎ خنجر تے الہی یا زبان تے ✣ خنجر سے زیادہ تر روان تہی۔ ناسخ ؎ قیس کی قیس جانتے مین لیکن ✣ وحشی ہون آدمی کے جنگل کا ولہ کام خونریزی ہے اوس یوسف بازاری کا ✣ جان بیچے سوکرے قصد خریداری کا۔ آتش ؎ شہر مین قافیہ پیمائی بہت کی آتش ✣ اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا۔ امیر ؎ رسوائی ہوئی تیری ہی اسے ترک ہمین کیا ✣ کیون لاش ہماری سر بازار نکالی ولہ حال ہشیاری کا بعد ادا ہون سے پوچھو ✣ ہم تو غافل رہے غافل گئے غافل آے البتہ اکثر فصحاے حال نے وجوباً ترک کردیا ہے عرق کو جو رشک گل وغیرت مہ وغیرہ سے تعبیر کرتے ہین اور اوس یا وہ وغیرہ نہین لاتے تو کلام بالکل غیر فصیح ہو جاتا ہی جیسے ع محبت ہوگئی اب رشک گل سے ع جو گھر سے اپنے رشک ماہ نکلے ✣ ایسی صورتو نمین یون کہنا چاہیے ع محبت ہوگئی اوس رشک گل سے۔ یا اک رشک گل سے ع اگر گھر سے وہ رشک ماہ نکلے۔ یا ع جو گھر سے میرا رشک ماہ نکلے۔ معروف ومجہول کا قافیہ اردو مین اگلے اساتذہ نے استعمال کیا ہے۔ ناسخ ؎ مائل سوے سجود یہ تیرے حضور ہے ✣ سیرا ورنہ یار بہت پر غرور ہے ✣ مجکو تو یار سے ہے ہم آغوشی کا خیال ✣ وا میرے اشتیاق مین آغوش گور ہے۔ نسیم دہلوی ؎ سنگ تربت لال ہے میرے تن مجرور کا ✣ پہول گل لالہ مین

نہین گر گر چراغ گور کا۔ مگر فصحاے حال بہت احتیاط کرتے ہین ہاے مختفی کے بعد اگر کوئی حرف معنوی ہو تو اوس ہے کو الف سے بدلنا جائز ہے۔ ناسخ ؎ گھر مرا فرقت مین سونا ہو گیا ؛ گنج مدفن کا نمونا ہو گیا۔ لیکن یہ تبدیل اوسوقت ہے کہ فارسی ترکیب نہو ورنہ درست نہین جیسے۔ فکر خامہ سواد خامہ نوک خاما سواد ناما لکھنا غلط ہے۔ البتہ اگر ایسا مرکب ہو کہ اوسکے دونون جزو ملکر بمنزلہ کلمہ واحد ہو گئے ہون تو کچھ مضائقہ نہین جیسے میخانا ہمسایا۔ معطوف علیہ یا معطوف اگر ہندی لفظ ہو تو حرف عطف واو لانا درست نہین رات و دن کہنا غلط ہے رات دن یا رات اور دن کہنا چاہیے بعض حضرات جو عین لفظ سے گرا دیا کرتے ہین جیسے ع ہم عندلیب ہین گلزار عشق جانان کے ع اب عاجز ہو گئے ہم تجھسے ابدال سخت عیب سمجھا جاتا ہے ؛ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ یہ متروکات جو لکھے گئے ہین کوئی ایسا شاعر نہین ہے کہ انہین سے ہر ایک کا تارک ہو بلکہ کسی نے کچھ ترک کیا ہے اور کسی نے کچھ ترک کیا ہے اب یہ بھی سمجھ لو کہ وہ متروکات جو ناسخ و آتش وغیرہ کے زمانے مین کثیر الاستعمال رہے ہین شاید کسی زمانے مین اونکا استعمال کرنا جائز ٹھہرے مگر فی زماننا نادرست نہین ہو سکتا ہان جہانتک ممکن ہو اس قسم کے الفاظ سے احتیاط چاہیے خصوصاً اون لفظون سے جنکو اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے۔

املا

بعض الفاظ ایسے ہین کہ اونکا متعارف املا فی نفسہ غلط ہے اور بعض ایسے ہین کہ متقدمین اور طرح لکھتے تھے اور متاخرین اور طرح لکھتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ مختلف فیہ ہین اونہین سے چند ضروری الفاظ لکھے جاتے ہین اژدہام ژے اور چھوٹی ہے سے لکھنا غلط ہے ازدحام زاے عربی وحاے حطی سے لکھنا چاہیے اسکی تحقیق ازاحۃ الاغلاط مین لکھی جا چکی ہے پاون بلحاظ املا مختلف فیہ ہے دلی والے پانو لکھتے ہین اور ردیف واو مین لاتے ہین اور لکھنؤ والے پاون لکھتے ہین اور ردیف نون مین شامل کرتے ہین تپ بخار کے معنی مین پے سے ہندی ہے فارسی مین تب باے عربی ہے جہان ترکیب فارسی ہو وہان باے تازی سے لکھنا چاہیے ٹھنڈ ہا دال ہندی مخلوط الہا سے لکھنا صحیح نہین ٹھنڈ بدون ہا لکھنا چاہیے آتش و آل کی ولیعہدی کے گیت مین ؎ ٹھنڈ بسکی لگی زمستان مین جیکو ایذا ٹھنڈ ؛ لپٹ کے سو رہیگا وہ گل رہیگی تمنا ٹھنڈ جھانج جھونج جھوٹ کا آخر فصحاے حال ہاے مخلوط الملفوظ نہین لکھتے دہوکا بعض حضرات جو اسکو دہوکا کاف مخلوط الہا سے لکھتے ہین صحیح نہین۔ ڈانکا عوام نون سے لکھتے ہین اور سحر مرحوم نے بھی خندان کا افشان کا مین یہ شعر لکھا ہے۔

ے چلا کر ٹھوکرون سے نقدِ دل مردوان کے لیتے ہین ٭ تسخیر شہر خموشان مین ہی اب پڑنے
لگا ڈانکا - مگر ڈاکو مین نومن سونا ڈاکا کہ بے نون ہونے پر دلالت کرتا ہے اسکے علاوہ نون جمہور
شعرا کے خلاف ہے واجد علی شاہ کے زمانے مین اس لفظ کی تحقیق کی گئی تہی - قلق برق قبول طور
اسیر اور بڑے بڑے شعرا موجود تہے سب نے اتفاق کیا کہ اسکو بے نون لکنا چاہیے ڈوپٹا دال ہندی
سے لکنا غلط ہے دوپٹا دال فارسی سے لکنا چاہیے سوچ متقدمین نون سے لکہا کرتے تہے فصحا ے
حال سوچ بدون نون لکتے ہین طیار اسکو کوئی طاے حطی سے لکہتا ہے اور کوئی تاے فوقانی
سے مگر طو کو ترجیح ہے کل بعض حضرات جو اسکی جگہہ کلہ بلام مخلوط الہا لکہا کرتے ہین غلط ہے کلیجہ
ہے سے لکنا غلط ہے کلیجا الف سے لکنا چاہیے ہونٹ متقدمین نے کے آخر مین ہاے مخلوط التلفظ
ہی لکہا کرتے تہے اور ناسخ وغیرہ یہ لفظ ردیف ہا مین لائے ہین - مگر فی زماننا بغیر ہاے مخلوط التلفظ
ٹھہرا ہوا ہے یونہین اسکی املا مین اختلاف ہے کہ واو کے بعد نون چاہیے یا نہین مگر تحقیق یہ ہے
کہ لکنا چاہیے کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے پہلا جزو یون ہے اور لہجے مین ہی نون باقی رہتا ہے پہر نہ لکنے
کی کوئی وجہ نہین اور بعض حضرات جو یونہی لکتے ہین یعنے آخر مین نون نہین لکتے صحیح نہین - داغ
ے زاہد مری تقدیر مین وہ دشمن دین تہا ٭ مجبور ہون اللہ کو منظور یونہین تہا ٭ -

تذکیر و تانیث

کئے رسالے اس بحث مین تالیف ہو چکے ہین ہم اس مقام پر ایسے چند ضروری الفاظ لکتے ہین
جن سے اکثر لوگ واقف نہین آب چمک کے معنی مین آتش نے مذکر استعمال کیا ہے ے نشے ہی مین
یا الہی سکے ٹونکو موتی کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا - مگر یہ جمہور شعرا کے خلاف ہے البتہ جہان چمک
کے معنی نہون مگر پانی کے معنی لیے گئے ہون تو مذکر و مونث دونون طرح استعمال کر سکتے ہین مگر مذکر
زیادہ تر فصیح ہے - ناسخ ع زیادہ آب بقا سے ہی آب آہن تہا - بحر ے جبکہ سمجہے زندگی مرنا
بہ شمشیر یار ٭ اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہوگیا - قلق ع مجکو کلی کے لیے آب گہر ملتی نہین
آغوش مذکر و مونث دونون طرح بندہا ہے - مگر اکثر فصحا ے حال تذکیر کے قائل ہین
ایجاد دو چار جگہہ مونث ہی مستعمل ہوا ہے مگر فصحا ے حال مذکر ہی استعمال کرتے ہین بلبل
پیشتر مشترک تہا - مگر اکثر فصحا ے حال مونث ہی استعمال کرتے ہین ترشح مذکر مونث دونون
طرح بندہا ہے امیر لکہنوی ع ترشح ہو رہا ہے کچہہ ہوا ہے سرد ساحل کی - تسلیم لکہنوی ے
ترشح جب ہوی ابر ہوس کی ٭ ہوی کچہہ انتہا آغاز بس کی - فی زمانا مذکر ٹھہرا ہوا ہے -

تمکین آتش نے مذکر استعمال کیا ہے ع کوہ سے اے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا۔ فصحاے
حال مونث استعمال کرتے ہین۔ داغ ؎ بجا ہے عشق مین بے صبر مین ہون ؛ رہے گی آپ کی
تمکین کہانتک خراش بیشتر مذکر ہی مستعمل ہوا ہے۔ نسیم ؎ بیانتک اوج جنون مین مجھے کمال ہوا
خراش ناخن دیوانگی ہلال ہوا ولہ خراش زخم سینہ مدتون تکا در کرتا ہون ؛ لپٹ جاتا ہون جب
سینے سے زلف مشکبو ہوکر۔ تسلیم ؎ خراش جگر دشمن جان ہوا ؛ غم عشق کا دل پر احسان ہوا۔
مگر فصحاے حال مونث ہی کے قائل ہین طرز بیشتر مشترک تھا بلکہ مذکر زیادہ فصیح تھا اب مونث فصیح
ہے بلکہ اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین طوطی جلال مفید الشعرا مین لکھتے ہین کہ کنایہ خاص
کے مقام پر مذکر ہے جیسے ؎ ہے شیشہ سبز گرم قلقل ؛ طوطی مستون کا بولتا ہے۔ اور جہان
پرندہ معروف مراد ہوتا ہے وہان مونث استعمال پاتا ہے۔ بحر ؎ آئینہ ہوتا ہے منہ دیکھکے پانی
پانی ؛ طوطیان ہوتی ہین سنکر تری گفتار سفید۔ رشک ؎ طوطی سبزہ خط صاف یہی کہتی
ہے ؛ ہین وہی آئینہ عارض جانان ابتک۔ مگر یہ تحقیق جمہور شعرا کے خلاف ہے لکھنؤ مین بہت
کم لوگ مونث بولتے ہین اور اشعار مین بیشتر مذکر ہی بندھا ہے۔ وزیر ؎ صاف بندش ایسی
ہی ہر بیت آئینہ بنی ؛ دیکھتے ہی اوسکو گویا طوطی مضمون ہوا۔ بحر ؎ سحر کی باتین ہین غنچہ
سا دہن گل ہوگیا ؛ طوطی روی مخطط صاف بلبل ہوگیا ولہ آگے آئینے کے طوطی بولتے ہین
کسطرح ؛ بولجاتے ہین ترا منہ دیکھکر تقریر ہم۔ قلق ؎ گرنہو تا حیرتی رنگین بیانی کا تری
طوطی خط ڈہنگ اوڑالیتا لب تقریر کا ولہ نہ گویا ہوسکا طوطی خط سبز ہی ابتک ؛ اسی منہ پر
ہے دعوے آپکو معجز بیانی کا قامت اکثر فصحاے حال مونث ہی استعمال کرتے ہین کف
اکثر فصحاے حال مونث ہی باندھتے ہین کف پا ہو یا کف دست معراج ناسخ نے مذکر استعمال
کیا ہے ع عزیز وگر ہین معراج تمکین عرش اعظم کا مگر اکثر فصحاے حال مونث ہی استعمال
کرتے ہین معدن شیخصاحب کے اس مصرع سے تذکیر ثابت ہوتی ہے ع دیکھنا لعل بدخشان
کا ہے معدن آب مین۔ لیکن اور مقام سے تانیث پائی جاتی ہے ع ایکدن آجاے گر ہیرے کی
معدن زیر پا۔ رشک ع تجکو گہنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے۔ قلق ع دفن کو اپنے ہیرے کی
معدن بنائینگے۔ اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین نقاب مشترک ہے مگر تانیث زیادہ
فصیح ہے اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین۔ کبھی لفظ تذکیر و تانیث مین مبتدا و خبر کا تابع
ہوجاتا ہے۔ نسیم ؎ کم نہین وحشت مین بھی رتبہ مری توقیر کا ؛ پاؤن میرا مردمک ہے دیدۂ زنجیر کا

اے نازنین
عشق مین
دور
جان ہوا

ناسخ ؎ ہجر مین ہر شعاع شمس [illegible] ہوگیا ہے خدنگ سوسنے کا برق ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا - مگر یہ تبعیت ا[illegible]وقع محل پر موقوف ہے عموماً جایز نہین - جب فاعل مصدر مرکب ہوتا ہے مصدر کی علا[illegible]ت نا بالف رہتی ہے اور فعل تذکیر و تانیث و وحدت وجمع مین جزو اول کا تابع ہوتا ہے ج[illegible]یے خط لکھنا تھا چند شعر کہنا پڑے - قیمت دینا ہوگی بیتین کرنا پڑین - لکھنؤ کے ہر عام وخاص کا م[illegible]ورہ یو نہین ہے - قلق ؎ بت پرستی ہی مین گر عمر بسر کرنا تھی ٭ نام اسلام کیا آپ نے بدنام عبث - شعرائے لکھنؤ جو مصدر کو بھی جزو اول کا تابع کردیتے ہین یہ صرف شعرائے دہلی کی تقلید ہے یہ خاص لکھنؤ کا محاورہ نہین - ناسخ ؎ میرے زخمون کے اگر ٹانکے لگانے ہین تجھے ٭ چھیلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا - بحر ؎ نہ تھی امید دریاے شہادت پیر نکلین گے ٭ خدا کو آبرو رکھنی تھی بیڑا پار ہونا تھا - امیر ؎ واماندگی سے جا نہ سکے کاروان تلک ٭ کہانی تھین تمہین کرین جو مقدر مین تھی - تسلیم ؎ مرے پہلو سے وہ کیونکر نہ جاتے پاس غیر کسی جا عید ہولی تھی کہین کہرام ہونا تھا -

واحد وجمع

بعض حضرات اس قسم کی ترکیبون کو غلط بتاتے ہین - سیکڑون تصویر - ہزارون تمنا - لاکھ آدمی آیا - آنکھون کی پتلی - فرماتے ہین کہ سیکڑون ہزارون جمع تصویر تمنا واحد - لاکھ معنے جمع آدمی مفرد آنکھون جمع پتلی مفرد - یہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے سیکڑون تصویرین - ہزارون تمنائین - لاکھ آدمی آئے - آنکھون کی پتلیان - کہنا چاہیے - مگر یہ نہین جانتے کہ تصویر وغیرہ اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد وجمع دونون پر ہوسکتا ہے - اس وجہ سے اسکی ترکیب اون الفاظ سے ہوسکتی ہے اور چونکہ لفظاً مفرد ہے اسلیے اوسکی خبر مین افراد ہوتا ہے اساتذہ کا کلام اس قسم کی ترکیبون سے مالامال ہے غلط کیونکر ہوسکتا ہے - ناسخ ؎ تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو ٭ لاکھ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی - آتش ؎ مشق ناوک افگنی کرتا تھا جب وہ شمع رو ٭ سیکڑون ہی تودہ خاکستر پروانہ تھا - تسلیم لکھنوی ؎ خال و مژگان کے عشق سے دلمین ٭ سیکڑون داغ لاکھون روزن تھا - جلال لکھنوی ؎ نظر آتے نہین مجکو وہ جس منزل مین رہتے ہین ٭ مری آنکھون کی پتلی مین نگہ مین تل مین رہتے ہین - البتہ اسمین کوئی شک نہین کہ ایسی صورتون مین جمع فصیح ہے

ایطا

عروضیون نے لکھا ہے کہ ایطا تکرار قافیہ لفظاً و معنیً کو کہتے ہین - اگر کھلی کھلی تکرار نہو تو خفی ہے ورنہ جلی ہے

پہلے کی مثال آب وگلاب ودانا بینا اور دوسری کی مثال آنکھین نظرین جلا سنا وغیرہ دی ہے
اول کو جائز رکھتے ہین اور دوسرے کو ناجائز لکھتے ہین۔ اب ہم لکھتے ہین کہ اس تعریف و مثال مین کئی
خدشات ہین اول یہ کہ تعریف مجہول ہے خفا اور عدم خفا کی تحدید نہین ہو سکتی ایک ہی لفظ مین بعض کے
نزدیک الیطاے خفی ہو سکتا ہے اور بعض کے نزدیک جلی چنانچہ خندہ ہاے گریبان مین کسی نے الیطاے
خفی لکہا ہے اور کسی نے الیطاے جلی ٹھہرایا ہے دوسرے یہ کہ دانا بینا مین الیطاے خفی لکھتے ہین
جلا سنا نے کیا قصور کیا ہے کہ جلی قرار دیتے ہین تیسرے یہ کہ آب وگلاب کو الیطا مین شامل کرنا ہی
عبث ہے اسلیے کہ اختلاف معلیت سے معنے مختلف ہوگئے چوتھے یہ کہ اگر یہ مثالین صحیح کہی
جائین تو بہت سے مستند شعرا کا کلام نادرست ہو جائے گا۔ مومن ؎ پہر دل مین مرے لگی ہے
آتش ٭ نالے سے برس رہی ہے آتش وله اور جو یہ راز نہانی نہ کہلا ٭ جیتے جی جی مین یہ ارمان
رہا۔ ناسخ ؎ جب وادی وحشت مین گذر میرا ہوا ہے ٭ ہر ایک بگولا پے تعظیم اوٹہا ہے۔
آتش ؎ اسی کو مثل نقش کف پا مٹا چلے ٭ عاشق نقاب شاہد مقصود اوٹہا چلے۔ نسیم لکھنوی ؎
آتشکدہ پریون نے بنا کر ٭ پہونکا اوسے پہول سا اوٹہا کر۔ سحر ؎ جگناتہ نے آکے کلمہ پڑہا ٭ مسلمان
جہکب فرنگی ہوا۔ سحر ؎ دوپٹا وہ گلنار وکہلا گئے ٭ نئے سر سے پہر آگ بہڑکا گئے۔ قلق ؎
چوڑیون کو نہ تم بڑہا رکہنا ٭ مہندی ہرگز نہ تم اوٹہا رکہنا۔ اسیر ؎ تہنیت رعد نے جلا کے سنائی کیسی
ہان چمن بان کو مرکے بجلی نے ملائی کیسی۔ تسلیم ؎ دونون کو ہٹ ہے نئی دیکھیے کیسی ٹہرے ٭
کون ناکام رہے کسکی تمنا نکلے۔ جلال ؎ پہلو مین کسکو بزم مین اوس نے بٹہا لیا ٭ کیون اے
اجل ہمین نہ جہان سے اوٹہا لیا۔ داغ دہلوی ؎ سبق ایسا پڑہا دیا تو نے ٭ دل سے سب کچہ
بہلا دیا تو نے۔ شمشاد لکھنوی ؎ وہ مرا دل دکہا نہین سکتے ٭ عرش اعظم ہلا نہین سکتے۔ یہ چند
شعر مثال کے لیے انتخاب کیے گئے ورنہ اس قسم کے سیکڑون شعر اساتذہ کے دیوان مین موجود ہین
ان سب پر الیطاے جلی کا عیب لگانا اور قافیہ نادرست بتانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ قاعدہ جمہور
فصحا کے کلام کا تابع ہوتا ہے نہ کہ کلام جمہور قاعدے کا پابند ہوتا ہے۔ اب ہم الیطا اور اوسکی دونون
قسمون کی جامع ومانع تعریف کرتے ہین کہ قافیہ کا بعینہ لفظاً و معنیً مکرر لانا الیطا ہے اگر ایسے زوائد قافیے
ٹہرائے جائین جو اپنی اصلی حالت پر نہ رہے ہون جیسے رنجور مزدور نا سا دایا الف فاعل یا
تاے مصدری یا شین مصدری ان مین جیسے دانا بینا وشجاعت سخاوت وکاوش سازش یا انکے حذف
کے بعد اکثر مزید علیہ بے معنی ہو جاتے ہون جیسے اودہر ادہر جدہر کدہر جہان کہان وہان یہان

اس جس کس ان جن کن - یا حروف علت ہی علامت افعال ہندی متصل بحرف اصلی ہون جیسے
ستارہا - سنور ہو - سنے رہے وغیرہ تو جب صورتون مین ایطاے خفی ہے ورنہ جلی ہے جیسے
ہنرور سخنور - ستمگر فسونگر - عقلمند دردمند - باغہا غنچہ ہا محبوبان معشوقان - آنکہین نظرین جلتے
بہنتے وغیرہ - دانا دردا - مین ایطا نہین کیونکہ الف زائد تو ہین مگر معنی مختلف ہین ایک جگہ الف فاعل
ہے اور دوسری جگہ الف ندبہ ہے اسی طرح بتان ہڈیان مین بہی ایطا نہین گو دونون جگہ جمع کے
الف ونون ہین مگر ایک جگہ جمع فارسی ہے اور دوسری جگہ جمع ہندی ہے قلق مرحوم سے زائل
نہین ہوی تب عشق بتان ہنوز جلتی ہین سوز غم سے مری ہڈیان ہنوز - اسی طرح ان اشعار
مین بہی ایطا نہین - وزیر سے مین سراپا نظر اسم خدا او لنقد ہون ہمصفیر و اس چمن مین مرغ
بسم اللہ ہون - بحر سے تجمل و ریشی طرفہ ہے رسول اللہ کا باندہ ہے تسمہ کمر مین تہ بسم اللہ کا
کیونکہ بوجہ اختلاف علمیت معنی مین تکرار نہی - جب تمکو ایطا کی دونون قسمون مین اچہی طرح فرق معلوم
ہوگیا تو یہ بہی جاننا چاہیے کہ اکثر فصحاے حال رنجور و مزدور دانا بینا خندان گریان شجاعت سخاوت
کاوش سازش جن کن ان کے ایسے ایطاے خفی کو استعمال کرتے ہین اور ان حروف علت
ہندی مین بہی روا رکہتے ہین جنکے بعد حرف وصل و خروج ہون جیسے ملا گیا ستایا وغیرہ یا جو ایسے علامت
فعل ہین جنکے حذف کرنے سے اوس فعل کا صیغہ امر ہو سکے جیسے دکہا بٹہا اٹہین سے جب الف حذف کردینگے
دکہہ بیٹہ اٹہہ باقی رہ جائینگے ستا منا کو ایسے قافیون سے احتیاط رکہتے ہین - ادہر اودہر جدہر کدہر مرا ترا وغیرہ کے ایسے
قافیے انکو بہی استعمال نہین کرتے - اب یہ بہی سمجہہ لینا چاہیے کہ اکثر عروض والون نے لکہا ہے کہ
غزل و قصیدہ کے دوسرے تیسرے شعر مین وہی او پہلا قافیہ مکرر لانا - درست نہین مگر یہ قاعدہ
نہ فارسی مین مسلم رہا اور نہ اردو مین حافظ شیراز کی ہاروت ماروت والی غزل اور عرفی وغیرہ کے
قصیدے دیکہہ لو ہرگز اس قاعدے کی پابندی نہین کی ہے بہر کیف اردو مین اگر مطلع تکرار جلی سے محفوظ
ہے تو بقیہ اشعار مین تکرار کچہہ مضائقہ نہین - نسیم دہلوی سے نہین شکوہ جدا ہے گو کہ ہر بار دو مرے دلکا
کیا صانع نے دو ٹکڑے ازل سے لفظ قاتل کا - وزیر سے اشتعال آتش غم سے ہین داغ تن چراغ
چار دیوار عناصر مین ہین یا روشن چراغ ہار رنگ سے مجہے محروم رکہا فیض تقریر و تبسم سے دیا اسیکا اسے
لب و دندان جانان شکوہ ہے تم سے - ان مطلعونکے باقی اشعار کے قوافی قاتل روشن تم واقع ہوے ہین -

چہاپے کی غلطیان

جنکو مطبعون سے تعلق ہے وہ خوب جانتے ہین کہ کسطرح کاپیون کی تصحیح کی جاتی ہے مگر اکثر کچہہ نکچہہ

غلطی رہجاتی ہے جو لوگ انصاف پسند ہوتے ہین چھاپے کی غلطی سمجھ جاتے ہین مگر بعض حضرات ایسے بزرگ ہوتے ہین کہ خواہ مخواہ مصنف کی غلطی ٹھہرانے لگتے ہین ہم اساتذہ کے اس قسم کے چند شعر مثال مین لکھے دیتے ہین۔ ناسخ ؎ کہ بادا آفتاب اوج حشمت ٭ پرانے نکتہ چین نساخ کی شاگرد النسخ طومار اغلاط مین لکھتے ہین کہ مادہ تاریخ سے ۱۲۵۶ نکلتا ہے اور شیخصاحب کا انتقال سنہ ۱۲۵۴ھ مین واقع ہوا ہے الخ۔ افسوس کہ وہ یہ بھی نہ سمجھے کہ واو کاتب نے بڑھا دیا ہے۔ منیر ؎ آہوے چین وچرین سبزہ شبنم آلود ٭ نافہ مشک بھری آب گہر سے نکلا گل۔ وہی بزرگ اعتراض کرتے ہین کہ مصرع اول مہمل ہے اگر واو عطف نکال لیا جاے تو معنی بن سکتے ہین مگر بباعث اعلان نون چین ایک اور عیب لاحق ہوجائیگا کوئی اتنا تو انسے پوچھے کہ کیا انکے اوستاد نے ایسا ہی مہمل اعتراض کرنے کو بتایا ہے پہلا مصرع حرف شرط چاہتا ہے ظاہر ہے کہ شاعر نے آہوی چین جو چرین کہا ہے ولہ اگرچہ گندمی رنگون کو بیپا اس جزیرے نے ٭ نہ پائی ایکدن بھی آرد گندم کی ارزانی۔ یہ بھی اونہین کا اعتراض ہے کہ آرد بسکون را ہے یہان متحرک بندھا ہے مگر یہ اونکی عروض دانی کی خوبی ہے یہان آرد ایسے موقع پر ہے کہ اوسکی رے ساکن اور متحرک دونون طرح پڑھی جاسکتی ہے البتہ کاتب سے اتنی غلطی ہوی کہ اونکے سمجھنے کے لیے رے پر علامت جزم نہین بنادی۔ قلق ؎ رہتے روتے جو نیند آتی تھی ٭ بیچپائی اوسے ہنساتی تھی۔ جلال لکھنوی گلشن فیض مین لغت بچپائی کے تحت مین اعتراض کرتے ہین کہ یہان بیچپائی جو نظم ہوا ہے لفظ اور املا دونون کی رو سے غلط ہے ظاہر ہے کہ قلق مرحوم خاص اہل زبان تھے اونکے ایسے صحیح محاورے استعمال کرنے والے اونکے زمانے مین بہت کم شاعر تھے وہ ایک مشہور محاورے مین ایسی فاش غلطی کرتے بہرکیف اصل شعر یون ہے ؎ روتے روتے جو نیند آتی تھی ٭ تو بہائی اوسے ہنساتی تھی۔ امیر ؎ دکھائی ادا اک فتنہ ظالم نے چلکر ٭ دوپٹا گرا سر پہ شانے سے ڈھلکر۔ بعض اخبار مین اس شعر پر جو اعتراض ہوا ہے ایک عالم جانتا ہے مگر اصل مین مصرع ثانی یون ہے ع دوپٹا گرا سر سے شانے پہ ڈھلکر۔ تسلیم ؎ گئے نہ سوے حرم کسی دن نہ کام دیر مغان سے رکھا ٭ سلامتی بس اس عشق کی ہو ہمین جسے دونون کو بندگی کی۔ مصرع ثانی اصل مین یون ہے ؎ سلامتی حسن وعشق کی ہو ہمین سے دونونکو بندگی کی۔ حسن کا لفظ چھپنے سے کچھ اوڑ گیا تھا مصلح سنگ نے ایسی اصلاح دی کہ عین تقطیع سے گر گیا۔ دیوان چھپنے کے پیشتر یہ شعر گلدستے مین صحیح طور پر چھپ چکا ہے ولہ مرادون کو نہ اپنے روک دیکھے ٭ ابھی آتا ہون مین اوس گل سے ملکے۔ مرادون مین جو خرابی ہے ظاہر ہے اصل مین

ارادون ہے نالۂ تسلیم جو کلیات چھپنے [illegible] پہلے چھپی ہے اوس مین یہ شعر صحیح طور پر موجود ہے الغرض اس قسم کی چھاپے کی غلطیان اساتذہ کے کلام مین جابجا ہین - حضرات معترضین خدا کے واسطے جھٹ پٹ دخل نہ دیدیا کرین اور ذرا [illegible] سمجھکر کاتب اور مصنف کی غلطی تحقیق کر کے اعتراض کیا کرین -

التماس

التماس

زمانے کی عجیب حالت ہے کہ جب [illegible] کوئی خدا کا بندہ محنت و مشقت گوارا کر کے اور خون جگر کھا کے ملک کی نفع رسانی کی غرض سے کوئی مفید کتاب تالیف و تصنیف کرتا ہے تو جن حضرات کے اعتقاد و زعم فاسد کے خلاف وہ کتاب ہوتی ہے وہ لوگ خواہ مخواہ ناک بہون چڑہانے لگتے ہین چنانچہ ہمارے لائق ہموطن نامی شاعر جناب [illegible] سید علی محمد صاحب شاد نے ایک مفید کتاب نوائے وطن لکھی - غیر تو غیر ہمارے ہموطن [illegible] مولف کی اصلی غرض نہ سمجھے اور ناحق اولجہہ پڑے جس سے ہمارے معزز شفیق کے سارے حوصلے پست ہوگئے اسیطرح عجب نہین کہ ہمارا یہ رسالہ بہی بعض حضرات کے خلاف [illegible] لوگ جو تملک و تسدا و منت ایسے الفاظ بے کھٹکے استعمال کرنے والے ہین وہ کب اسکو پسند کرین گے اور ضرور برا بہلا کہین گے مگر ہمکو اسکی کچہہ پروا نہین ~~ ہر چہ از فہم بر آید درست از قلم ما مرا از ہمہ حرف گیران چہ غم ہماری اصلی غرض اس رسالہ کی تالیف سے یہ ہے کہ جن باتون کو خواص ہی جانتے ہین عام طور پر اون کی اشاعت ہوجاے - اور جن چیزون سے فصحاے حال احتیاط رکہتے ہین اون سے ہمارے سارے ہم وطن مطلع ہوجاہین - وما علینا الا البلاغ -

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب فیض مآب روکش مصباح سراپا ایضاح یعنے اصلاح
تالیف لطیف محقق یگانہ مشہور زمانہ جامع علم و کمال سخنور شیرین مقال
جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی
حفظہ اللہ الہادی باہتمام محمد نثار حسین نثار
مالک کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار ماہ جنوری ۱۸۹۰ عیسوی
قومی پریس واقع لکھنؤ محلہ [illegible]
مین چھپی

عمدہ [illegible] جدید کتابین

حضرات! یہ آپ کے قومی پریس کے کتابو[illegible] فہرست ہے۔ ان رسالون کو ضرور منگوایئے اور دیکھیے کہ قومی پریس نے اپنی ابتدائی عمر مین کس محنت و جانفشانی سے [illegible] طبع کی ہین۔ آپ کو ان کتابون کے دیکھنے سے کتابون کی عمدگی کے علاوہ اس امر کا بھی اندازہ ہوگا کہ آپ کا قومی [illegible] کتابون کے عمدہ چھپوانے مین کیسا اہتمام کرتا ہے۔ ان کتابون کی عمدگی وغیرہ آپ کے ملاحظے پر منحصر ہے۔

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کے [illegible] جو کسی کی ترچھی نگاہ کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کے حسن نظر فریب [illegible] کم نہین۔ قیمت کچھ نہین صرف لاگت ... ... [illegible]

[illegible] کا پہلا حصہ

ہندوستان کے معزز خاندانون کی حالت کا آئینہ [illegible] طبع الشان پردازی کا نمونہ حرفون کے ذریعے سے تصویر دکھادینے کا آلہ۔ اردو کو ایک باعزت زبان [illegible] عمدہ اثر ڈالنے کی تکمیلی قوت۔ یا اس نہایت ہی عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ فرخ اور مہدی۔ خوشرنگ اور [illegible] کاغذ پر بہت پاکیزہ خط مین بڑے اہتمام کے ساتھ ملک پر مہذب اثر ڈالنے کے لیے طبع کیا گیا ہے۔ قیمت [illegible] ... ... [illegible]

[illegible] کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر۔ ہمارے دلی جذبات کی [illegible] تصویر۔ ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ امنگین۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت نما ضبط۔ ہندوستانی بہو [illegible] انگیز ولولون کی انتہا۔ ہماری عورتون کی بےبسی اور [illegible] لینے دلچسپ کا دوسرا حصہ فرخ اور [illegible] موثر اور پرجوش اردو مین بلکہ زبان مین نازک خیالیون کے نئے نئے پیرایے پیدا کر کے نہایت اہتمام سے [illegible] قیمت فی جلد ... ... [illegible]

نغمہ راز

حسرتون کی مجسم [illegible] ہین۔ مایوسی کی ہوبہو تصویرین۔ دل شکستہ کے بکھرے ہوئے ٹکڑے۔ چشم مایوس کے چھلکنے والے خون کے قطرے [illegible] عالم [illegible] بھڑکتے شعلے۔ آتش عشق کی جگر سوز چنگاریان۔ حسن کے سچے مہتاب کردینے والے فوٹو۔ عشق کی [illegible] مثنوی نغمہ راز مصنفہ جناب مولوی محمد ظہیر احسن صاحب شوق [illegible] شب وصل و شب غم [illegible] جناب مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر نہایت اہتمام سے چھپی ہے۔ ملک کا [illegible] حصہ چونکہ شب وصل و شب غم کا خواستگار رہے لہذا اوس جوش کا تکملہ ان کے لیے وہ بھی نغمہ راز کے ساتھ شایع کردی گئین۔ قیمت فی جلد ... [illegible]

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے جملے جو عموماً اہل زبان کی زبان پر چڑھے ہوئے ہین۔ بترتیب حروف تہجی جمع کردیے گئے ہین۔ یہ رسالہ اون لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان دانی کا شوق رکھتے ہین۔ قیمت فی جلد ... [illegible]

خیالات نادرہ

تصنیع فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ... ... [illegible]

درخواست مع قیمت۔ یا ویلیوپے ایبل۔ محصول ڈاک وغیرہ ہمارے ذمے۔

المشتہر۔ محمد نثار حسین منیجر مہتمم باہتمام قومی پریس۔ لکھنؤ